Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

بروز ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲ / ۲۷	۲۹ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ - ۲ احسان ۱۳۵۲ہش - ۲ جون ۱۹۷۳ء	نمبر ۱۲۳

اخبار احمدیہ

ربوہ - یکم احسان - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے - الحمدُ لِلہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں -

---

ربوہ - یکم احسان - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :-

اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت بہتر ہے -

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں -

---

ربوہ - یکم احسان - کل ۳۱ ہجرت بروز جمعرات خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بیسویں سالانہ تربیتی کلاس کی اختتامی تقریب ایوان محمود میں منعقد ہوئی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی ازراہِ شفقت تشریف لائے - حضور نے نمایاں کامیابی حاصل کرنیوالے خدام کو اپنے دستِ مبارک سے انعامات مرحمت فرمائے اور خدام سے خطاب فرماتے ہوئے انہیں نہایت قیمتی اور زریں نصائح سے نوازا - آخر میں حضور نے اجتماعی دعا فرمائی -

بعد نماز مغرب دار الضیافت میں اس تقریب کے سلسلے میں ایک دعوت عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جسمیں متعدد بزرگان سلسلہ نے بھی شمولیت فرمائی - آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے اجتماعی دعا کرائی -

(اختتامی تقریب کا کسی قدر تفصیلی خلاصہ انشاء اللہ بعد میں پیش کیا جائیگا -)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا :-

"اخلاص محبت اور ہمدردی کے ساتھ میری آواز پر لبیک کہو اور بشاشت کے ساتھ قربانیاں دیتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جاؤ"

آپ نے بڑے اخلاص کے ساتھ اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہی اور اس فنڈ میں وعدے لکھوائے - اب وعدوں کی سو فیصد ادائیگی کا وقت ہے - (سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انبیاء خدا تعالےٰ میں محو ہوتے ہیں انکی روح آستانہ الوہیت پر گری رہتی ہے

وہ ہر وقت یہ دعا کرنے میں مصروف رہتے ہیں کہ اے خدا اپنی رضاء کا مقام ہمیں عطا فرما

"نبوت کیا ہے؟ یہ ایک جوہر خداداد ہے - اگر کسب سے ہوتا تو سب لوگ نبی ہو جاتے - نبیوں کی فطرت ہی اس قسم کی نہیں ہوتی کہ وہ کسی بیجا سلسلہ کلام میں مبتلا ہوں - وہ نفسی کلام کرتے ہی نہیں - حالانکہ دوسرے لوگوں کا تو یہ حال ہوتا ہے کہ وہ ان سلسلوں میں کچھ ایسے مبتلا ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا خانہ ہی خالی رہ جاتا ہے - برخلاف اس کے نبی ان دونوں سلسلوں سے الگ ہو کر خدا تعالےٰ میں کچھ ایسے گم ہوتے ہیں اور اس کے مخاطبہ و مکالمہ میں ایسے محو ہوتے ہیں کہ ان سلسلوں کے لئے اُن کے دل و دماغ میں گنجائش ہی نہیں ہوتی - بلکہ اُن کے دل و دماغ میں صرف خدا تعالیٰ کا ہی سلسلۂ کلام رہ جاتا ہے - چونکہ اُن کے پاس صرف وہی حصہ باقی ہوتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ اُن سے کلام کرتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کو مخاطب کرتے رہتے ہیں - ... نبی ہر وقت خدا تعالیٰ ہی سے باتیں کرتا رہتا ہے - اور یہی دعا کرتا رہتا ہے کہ اے خدا میں تجھ سے پیار کرتا ہوں اور تیری ہی رضاء کا طالب ہوں - مجھ پر ایسا فضل کر کہ میں اُس نقطہ اور مقام تک پہنچ جاؤں جو تیری رضاء کا مقام ہے - مجھے ایسے اعمال کی توفیق دے جو تیری نظر میں پسندیدہ ہوں - دنیا کی آنکھ کھول! کہ وہ تجھے پہچانے اور تیرے آستانہ پر گرے - یہ اُس کے خیالات ہوتے ہیں اور یہی اُس کی آرزوئیں - اور اُن میں وہ ایسا محو اور فنا ہوتا ہے کہ دوسرا آدمی اُس کو شناخت نہیں کر سکتا - نبی اس سلسلہ کو ذوق کے ساتھ دراز کرتا ہے اور پھر اس میں اُس مقام تک پہنچ جاتا ہے کہ اُس کا دل پگھل جاتا ہے اور اُسکی روح بہہ نکلتی ہے - وہ پورے زور اور طاقت کے ساتھ آستانہ الوہیت پر گرتی اور اَنْتَ رَبِّیْ اَنْتَ رَبِّیْ کہہ کر پکارتی ہے - تب اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحم جوش میں آتا ہے اور وہ اُس کو مخاطب کرتا اور اپنے کلام سے اُسکو جواب دیتا ہے - یہ ایسا لذیذ سلسلہ ہو کہ ہر شخص اس کو سمجھ نہیں سکتا - اور یہ لذت ایسی ہے کہ الفاظ اس کو ادا نہیں کر سکتے ..... وہ دنیا میں ہوتا ہی لیکن دنیا سے الگ ہوتا ہے - وہ دنیا کی کسی چیز کا آرزومند نہیں ہوتا لیکن دنیا اُس کی خادم ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ اُسکے قدموں پر دنیا کو لا ڈالتا ہے"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۵۹ تا ۳۶۱)

پبلشر :- مسعود احمد ۔ پرنٹر :- سید عبد الحی ۔ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت :- دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ ماہ احسان ۱۳۵۲ ہش

الٰہی سلسلوں پر آنیوالے ۲ مختلف دَور

اللہ تعالیٰ کی قدیم سُنّت کے بموجب خدائی سلسلوں کے لئے جنہیں وہ اپنے ماموروں کے ذریعہ قائم فرماتا ہے دو زمانوں کا دیکھنا مقدر ہوتا ہے۔ ایک زمانہ وہ ہوتا ہے جب الٰہی سلسلے انتہائی ضعف اور کمزوری کی حالت میں ہوتے ہیں۔ یہ ابتدائی زمانہ ہوتا ہے جبکہ مامور من اللہ کی صداقت بعض اعتبار سے ابھی حجاب میں ہوتی ہے۔ جو لوگ اپنی فطرتی سعادت کی وجہ سے اِس حالت میں ہی مامور من اللہ کو شناخت کر کے اُس پر ایمان لے آتے ہیں انہیں زبردست ابتلاؤں اور آزمائشوں میں سے گزرنا پڑتا ہے اور طرح طرح کی تکالیف اور مصائب برداشت کرنا پڑتے ہیں۔ اُس حالت میں وہ اِذْ اَنْتُمْ قَلِیْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِی الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ یَّتَخَطَّفَکُمُ النَّاسُ کے مصداق ہوتے ہیں۔

اس کے بعد ایک دوسرا زمانہ آتا ہے جب مامور من اللہ کی صداقت روزِ روشن کی طرح آشکار ہو جاتی ہے۔ اُس وقت ہر قسم کے حجاب اُٹھ جاتے ہیں اور آفتاب نصف النہار کی طرح ہر بات عیاں اور روشن ہو کر سامنے آجاتی ہے۔ یہ وہ وقت ہوتا ہے جب کسی کے لئے بھی انکار کی گنجائش باقی نہیں رہتی اور لوگ دھڑا دھڑ الٰہی سلسلہ میں داخل ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور یُوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ اب کوئی منکر ڈھونڈے سے بھی نظر نہ آئے گا۔ اِس زمانہ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا۔ پہلے کوئی کوئی الٰہی سلسلہ میں داخل ہوتا تھا اِس دَور کے شروع ہونے پر لوگ فوج در فوج اس میں شامل ہوتے ہیں۔

پہلا زمانہ دُکھوں، تکالیف اور مصائب کا زمانہ ہوتا ہے جبکہ دوسرے دَور میں راحت، آرام اور آسائش کی فراوانی ہوتی ہے۔ اِس کے باوجود پہلے دَور کو دوسرے دَور پر زبردست فوقیت اور فضیلت حاصل ہوتی ہے۔ وہ انتہائی طور پر بابرکت زمانہ ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے اُس دَور میں ایمان لانے اور دین کی راہ میں تکلیفیں اُٹھانے والوں کو اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ قرار دے کر انہیں عظیم الشان بشارتوں سے نوازا ہے جیسا کہ فرمایا:-

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (التوبہ آیت)

اور جو مہاجرین اور انصار میں سے سبقت لے جانے والے ہیں اور وہ لوگ بھی جو (بعد ازاں) کامل اطاعت دکھاتے ہوئے ان کے پیچھے چلے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ اُس نے ان کے لئے ایسی جنّتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہتے چلے جائیں گے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

اسکے بالمقابل جو لوگ صداقت کے روزِ روشن کی طرح آشکار ہو جانے اور فتوحات اور غلبہ کا دَور شروع ہو جانے پر فوج در فوج الٰہی سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے صرف ناس کا لفظ استعمال کیا ہے جیسا کہ سورۃ النصر کی آیت اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا میں النّاس کے لفظ سے ظاہر ہے۔ اِس سے صاف عیاں ہے کہ عظیم الشان اجر و ثواب اور مدارج عالیہ حاصل کرنے کا زمانہ غلبہ کے زمانہ سے قبل کا زمانہ ہوتا ہے جس میں مومن زبردست ابتلاؤں اور آزمائشوں میں سے گزر کر طرح طرح کے مصائب جھیلتے اور تکالیف اٹھاتے ہیں اور اپنے پائے استقلال میں ذرہ برابر بھی لغزش نہیں آنے دیتے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام الٰہی سلسلوں پر آنے والے اِن دونوں زمانوں کے فرق کو ظاہر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"دیکھو اللہ تعالیٰ نے بعض کا نام سابق مہاجر اور انصار رکھا ہے اور ان کو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ میں داخل کیا ہے۔ یہ وہ لوگ تھے جو سب سے پہلے ایمان لائے۔ اور جو بعد میں ایمان لائے ان کا نام صرف ناس رکھا ہے جیسے فرمایا اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا۔ یہ لوگ جو اسلام میں داخل ہوئے اگرچہ وہ مسلمان تھے مگر ان کو وہ مراتب نہیں ملے جو پہلے لوگوں کو دیئے گئے۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۲، ۲۳)

پھر حضور علیہ السلام الٰہی سلسلہ پر آنے والے پہلے دَور کی فوقیت اور فضیلت کی وجہ بیان کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:-

"اور پھر مہاجرین کی عزت سب سے زیادہ تھی کیونکہ وہ لوگ اُس وقت ایمان لائے جب ان کو کچھ معلوم نہ تھا کہ کامیابی ہوگی یا نہیں بلکہ ہر طرف سے مصائب اور مشکلات کا ایک طوفان آیا ہوا تھا اور کفر کا ایک دریا بہتا تھا۔ خاص مکہ میں مخالفت کی آگ بھڑک رہی تھی اور مسلمان ہونے والوں کو سخت اذیتیں اور تکلیفیں دی جاتی تھیں مگر انہوں نے ایسے وقت میں قبول کیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی بڑی بڑی تعریفیں کیں اور بڑے بڑے انعامات اور فضلوں کا وارث انہیں بنایا۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۳)

پس الٰہی سلسلوں پر دو زمانوں کا آنا مقدر ہوتا ہے۔ ایک زمانہ ابتلاؤں، آزمائشوں، تکالیف اور مصائب کا زمانہ ہوتا ہے۔ تھوڑے ہوتے ہیں جو اُس زمانہ میں ایمان لاتے ہیں۔ اسکے بعد فتوحات اور غلبہ کا زمانہ آتا ہے جب الٰہی سلسلہ کی صداقت آفتاب نصف النہار اور روزِ روشن کی طرح آشکار ہو جاتی ہے۔ اُسوقت الٰہی سلسلہ کی طرف لوگوں کا رجوع اسقدر شدت کے ساتھ ہوتا ہے کہ وہ جوق در جوق اور فوج در فوج اِس میں شامل ہوتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ حق پورے طور پر غالب آجاتا ہے۔ غلبہ کا یہ زمانہ ایک لحاظ سے آرام و آسائش اور راحت کا زمانہ ہوتا ہے۔ مخالفینِ حق باقی ہی نہیں رہتے اِس لئے انکی طرف سے اٹھائے جانے والے مخالفتوں کے طوفان بھی ناپید ہوتے ہیں۔ بایں ہمہ اصل معنوں میں مبارک وہی پہلا زمانہ ہوتا ہے جس میں الٰہی سلسلوں کے افراد مخالفت کے طوفانوں اور شدید مشکلات و مصائب میں سے گزر رہے ہوتے ہیں۔ اُس زمانہ میں وُہ بے انداز اجر و ثواب کے مستحق قرار دیئے جاتے اور السابقون الاوّلون کے رفیع الشان خطاب سے نوازے جاتے ہیں۔ اُسی زمانہ کو بعد کے زمانہ پر بہر طور زبردست فوقیت اور افضلیت حاصل ہوتی ہے۔

دیارِ عشق

محوِ رُوئے نگار کیسا ہے
دل عبادت گزار کیسا ہے

مکتبِ عشق میں یہ راز کھلا
درد کیا ہے؟ قرار کیسا ہے

کور چشموں کو کون سمجھائے
جلوۂ حُسنِ یار کیسا ہے

جب نہیں مائلِ کرم کوئی
پھر یہ دل کو قرار کیسا ہے

فصلِ گُل کی اگر نہیں آمد
پھر یہ ابرِ بہار کیسا ہے

بُلبلیں کِس لئے ہیں نغمہ سرا
گُل کدوں پہ نکھار کیسا ہے

جس کی تخلیق کا یہ عالم ہے
خود وُہ پروردگار کیسا ہے

جبکہ اُس کا نہیں کوئی ثانی
پھر یہ اُس سے فرار کیسا ہے

جس کو آنا تھا وُہ تو آبھی چُکا
آپ کے دِل پہ بار کیسا ہے

آپ کِس کے لئے ہیں دیدہ براہ
آپ کو انتظار کیسا ہے

آدمی کیا ہے؟ ایک مُشتِ غبار
پھر بھی عالی وقار کیسا ہے

بے میسّر دیارِ عشق نہ ہو
چار سُو انکسار کیسا ہے

(رشید احمد رجیکی، ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقام خلافت — حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی نظر میں!

تقریر مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی وکیل التعلیم بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء

(۳)

خلیفۂ وقت اور صدر انجمن احمدیہ

معترضین کو تو صرف اعتراض سے غرض ہوتی ہے وہ کوئی بات سمجھنا چاہتے ہیں اور نہ کچھ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں اعتراض کرتے چلے جاتے ہیں۔ کبھی اس پہ اور کبھی اُس پہ خلافت پہ اسلئے اعتراض کہ ان کے خیال میں در اصل خلیفہ انجمن تھی اور پھر انجمن پہ اعتراض اس لئے کہ وہ خلیفۂ وقت کا حکم کیوں مانتی ہے حالانکہ انجمن کے بعض اراکین ہی تو تھے جو خلافت پہ اعتراض میں پیش پیش تھے تیئیس ۲۳ جون ۱۹۱۱ء کو جمعہ کے خطبہ میں حضورؓ نے فرمایا:-

"ایسا ہی بعض لوگ صدر انجمن احمدیہ کے انتظامات پہ اعتراض کرنے کے پیچھے پڑے رہتے ہیں سو تم سُن لو کہ میرے اور صدر انجمن کے تعلقات دوستانہ اور پیری مریدی کے رنگ میں ہیں اُن کا پیر ہوں اور وہ میرے مرید ہیں وہ محبت اور اخلاص کے ساتھ میرے فرمانبردار ہیں ہم اُن پہ حکمران ہیں جو چاہیں منوا لیتے ہیں۔ جو لوگ اس بارے میں بحث کرتے ہیں وہ اپنا وقت ضائع کرتے ہیں اُنہیں چاہیئے کہ ان باتوں کو چھوڑ دیں کیونکہ اُن کے واسطے یہ بحث فائدہ مند نہیں بلکہ نقصان دینے والی ہے۔"

اور اس میں کیا شک ہے کہ جو لوگ اس بحث میں پڑے رہے وہ دامانِ خلافت کی برکات سے محروم ہو گئے۔ وقت گذرتا گیا اور ان کی محرومیاں بڑھتی گئیں۔ اس خطبہ میں یہ بات بھی واضح طور پہ بیان ہو گئی کہ صدر انجمن کی کچھ بھی اہمیت سہی اُس کے تعلقات خلیفۂ وقت کے ساتھ ایک مرید کے سے ہی ہونے چاہئیں اور اُنہیں اخلاص کے ساتھ خلیفۂ وقت کی فرمانبرداری کرنی چاہیئے اگر یہی بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی ہوتی تو معترضین یقیناً اس پہ صاد کرتے لیکن وہ بھول گئے کہ وہ اس بات کا عہد کر چکے ہیں کہ

"حضرت موصوف (یعنی حضرت خلیفہ اوّلؓ) کا فرمانا ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا تھا۔"

پس خلیفہ کا یہ کہنا کہ صدر انجمن کے اُس سے تعلقات پیری مریدی کے ہیں اس حقیقت کا اظہار ہے کہ صدر انجمن کے فی الحقیقت خلیفۂ وقت سے پیری مریدی ہی کے تعلقات ہو سکتے ہیں اس کے علاوہ کوئی اور تصور ناقابلِ قبول ہے۔

ایسے ہی اطاعت کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے ایک لمبے عرصہ کے تجربہ کے بعد مولوی محمد علی صاحب مرحوم کو یہ کہنا پڑا تھا:

"کوئی جہاد نظام کے بغیر نہیں ہو سکتا یہ ہے ہی ناممکن۔ اس لئے ہمارا سب سے پہلا فرض ہے کہ نظام قائم کریں اور وہ وہی اصول ہے جس پہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نظام کو قائم کیا۔ پھر میں کہتا ہوں کہ نظام کی بنیاد ایک ہی بات پر ہے کہ اسمعوا واطیعوا سنو اور اطاعت کرو۔ جب تک یہ روح نہ پیدا ہو جائے جب تک تمام افراد جماعت ایک آواز پہ حرکت میں نہ آ جائیں جب تک تمام جماعت کی ایک سطح پہ نہ آ جائیں ترقی محال ہے۔"

"آپ (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اُس نے اللہ تعالےٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اُس نے اللہ تعالےٰ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اُس نے میری نافرمانی کی۔ یہ ہے وہ بلند اصول جو آپ نے اتحادِ ملّی کے لئے قائم کیا اور جو نظام کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ غور کر کے دیکھ لیجئے اس کے بغیر کوئی نظام رہ سکتا ہی نہیں یہی اصول تھا جس نے حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور عثمانؓ کے زمانے میں مسلمانوں پر فتوحات کے دروازوں کو کھول دیا تھا۔"

(اخبار پیغام صلح ۲۷ فروری ۱۹۳۷ء)

یہی بات تھی جو حضرت خلیفہ اوّلؓ ابتداء ہی سے جماعت کے افراد کو سمجھانے کی کوشش فرما رہے تھے۔ بار بار حضور نے نہایت واضح الفاظ میں فرمایا کہ ترقی صرف اور صرف خلافت سے وابستہ ہے اور یہ امر اُن امور میں سے ہے جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالےٰ کے بعض فضل ایسے ہیں جو صرف اور صرف جماعت ہی کی صورت میں حاصل کئے جا سکتے ہیں لیکن اُس وقت ان لوگوں کی سمجھ میں یہ بات نہ آئی۔ خلافت کی مخالفت کرتے رہے خلافت کے اختیارات پر قدغن لگاتے رہے۔ اور کبھی حضرت خلیفہ اوّلؓ کے منہ کی لاج آئی تو کہہ دیا کہ ہم تو اگلے خلیفہ کے متعلق بات کرتے ہیں چنانچہ حضورؓ کو ۱۹۰۹ء کے خطبہ عید الفطر میں — جس کا پہلے ذکر کیا جا چکا ہے — یہ کہنا پڑا:-

"حیلہ بازی سے کوئی فقرہ منہ سے نکالنا بہت آسان ہے مگر اس کا نگلنا بہت مشکل ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تمہاری نسبت نہیں بلکہ اگلے خلیفے کے اختیارات کی نسبت بحث کرتے ہیں مگر تمہیں کیا معلوم کہ وہ ابوبکر اور مرزا صاحب سے بھی بڑھ کر آئے۔"

بحث ایک خلیفہ کے متعلق تھی یا دوسرے خلیفہ کے متعلق یہ سوال بے معنی ہے خلیفہ خلیفہ ہے اور ذاتی وجاہت یا کامیابی کی کمی بیشی اس کے اصل اختیارات پہ اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک خلیفہ ایک بات کہنے کا مجاز ہو اور دوسرا خلیفہ وہی بات نہ کہہ سکتا ہو۔ ایک خلیفہ ایک فرد کو یا ایک انجمن کو کوئی حکم دے سکتا ہو اور دوسرا خلیفہ ایسا نہ کر سکتا ہو یہ بات بالکل لایعنی ہے۔ کیا پہلے تاریخ میں ایسی کوئی مثال موجود ہے کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے تو سارے مسلمان مطیع تھے لیکن حضرت عمرؓ کے زمانے میں کوئی مسلمان اس بات کے مجاز تھے کہ وہ چاہیں تو خلیفے کی بات مانیں اور چاہیں تو اسے رد کر دیں۔ کیا حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم میں سے کسی کے اختیارات کم اور کسی کے زیادہ تھے اگر ایسا نہیں تھا تو کہنے والوں کا اس سے کیا مطلب تھا کہ

"ہم تمہاری نسبت نہیں بلکہ اگلے خلیفے کے اختیارات کی نسبت بحث کرتے ہیں۔"

ایک طرف تو یہ لوگ کہہ رہے تھے کہ اگلے خلیفہ کے اختیارات کے متعلق بات کرتے ہیں اور دوسری طرف وہ اپنی مرضی کا دوسرا خلیفہ بھی تجویز کرنے لگے تھے۔ کوئی کسی کا نام لیتا تھا اور کوئی کسی کا۔ جب حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کو اس بات کا علم ہوا تو حضور نے خطبہ جمعہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۱۳ء میں فرمایا:-

"میں تم سے کچھ نہیں چاہتا صرف تمہاری بہتری چاہتا ہوں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ سوا امام کے ترقی نہیں ہوتی انگریزوں کی چھوٹی چھوٹی مجلسوں کے بھی پریذیڈنٹ ہوتے ہیں مسلمان آگاہ رہیں کہ سوا امام کے ترقی نہیں ہو سکتی۔ کسی نے کہا آجکل جہاد ہوتا ہے میں نے کہا کہ نہیں ہوتا۔ جہاد یہ ہے کہ کوئی امام ہو اور وہ حکم دے اُس کے ماتحت کام کریں آج تمام مسلمانوں میں کوئی امام نہیں۔ نہ ایران نہ چین نہ مراکو نہ ترکی نے ترقی کی۔ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں اللہ، رسول، فرشتوں کو گواہ کر کے تمہاری بھلائی کیلئے کہتا ہوں وہم بھی نہ کرنا کہ کسی طمع و غرض کے لئے کہتا ہوں ورنہ گنہگار ہو جاؤں گا یہاں کے بعض رہنے والے باہر کے آنے والوں کے کانوں میں باتیں پھونکتے ہیں ہماری جماعت میں اختلاف ہے کوئی موجودہ خلیفہ کے بعد کسی کو تجویز کرتا ہے اور کوئی کسی کو۔ ایسے بے حیاؤں کو شرم نہیں آتی کہ ایسی باتیں کرتے ہیں۔ ان کو کیا خبر ہے کون خلیفہ ہو گا۔ ممکن ہے ہمارے بعد بہتر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیفہ ہو اور اللہ تعالیٰ اس کی کیسی تائید کرے جب تم اسقدر بے علم ہو تو ایسی ایسی باتیں کیوں کرتے ہو کیا تمہارا انتخاب کردہ منتخب ہو گا کیا موجودہ خلیفہ تمہارے انتخاب سے خلیفہ ہوا ہے۔ کہ وہ تمہارے انتخاب سے ہو گا۔ یہ کام تمہارا نہیں خدا کا کام خدا کے سپرد کرو۔ تم نفاق ڈالنے کے لئے کانوں میں کُھر کُھر کرتے ہو میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم کو اس کا وبال بھگتنا پڑے۔ تم میں ایک امام ہے۔ اس کا نام نورالدین ہے۔ کیا تم اس کی حیاتی کے ذمہ دار ہو۔ پیش از مرگ واویلا کرتے ہو۔ اگر تم حیادار ہو تو ایسی باتیں کبھی نہ کرو۔ تم میں بدظنی ہے۔ خواجہ کمال الدین منافقانہ کام نہیں کرتا۔ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے کرتا ہے۔ یہ میرا یقین اس کی نسبت ہے۔ ہاں علم نہیں غلطیاں کر سکتا ہے۔ میں اس کے کاموں سے خوش ہوں اس کے کاموں میں برکت ہے۔ اس کی نسبت بدظنیاں پھیلانے والے منافق ہیں۔ میرے اور میاں صاحب کے درمیان کوئی نقار نہیں جو ایسا کہتا ہے۔ وہ بھی منافق ہے وہ میرے بڑے فرمانبردار ہیں۔ انہوں نے مجھ کو فرمانبرداری کا بہتر سے بہتر نمونہ دکھایا ہے وہ میرے سامنے اونچی آواز بھی نہیں نکال سکتے۔ انہوں نے میری فرمانبرداری میں کمال کیا ہے میرے اور ان کے درمیان کوئی مخالفت نہیں میں نے امام بننے کی کبھی خواہش تک نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ نے تم سب کو گردنوں سے پکڑ کر میرے آگے جھکا دیا۔ دیر کی بات ہے میں نے ایک رؤیا دیکھی تھی۔ کہ میں کشمیری ہو گیا ہوں کا نتیجہ اس وقت میری سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ یہ مطلب ہے۔
ذالک بما عصوا وکانوا یعتدون
کا پہلے انسان ادنیٰ نافرمانی کرتا ہے پھر ترقی کرتا کرتا حد سے بڑھ جاتا ہے تم میں سے بعض کہتے ہیں۔ کہ میں محمد کو کمال الدین کی جاسوسی کے لئے بھیجا ہے یہ لوگ بالکل جھوٹے ہیں۔ حد سے مت بڑھو حد سے بڑھ جاؤ گے تو ہماری آیتوں کے کافر بن جاؤ گے پھر نبیوں کے قتل پر آمادہ ہو جاؤ گے نہ تمہیں علم ہے نہ تمہیں عقل ہے تم محتاج ہو ہم محتاج ہیں جو فرمانبردار ہو گذرے ہیں وہ آئمہ کا مقابلہ نہیں کرتے تھے۔ پہلے لوگوں میں یہ بات نہیں پھیلاتے تھے اولاً امیر کو بات پہنچاتے وہ اس میں سے نتیجہ نکال لیتا۔ اگر اللہ کا فضل نہ ہوتا تو تم میں سے بہت سے شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہو کر گمراہ ہو جاتے"
(خطبہ جمعہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۱۳ء)

اس خطبہ سے یہ بات بھی واضح ہو گئی۔ کہ اگرچہ انتخاب بظاہر تو لوگ ہی کرتے ہیں۔ لیکن درحقیقت یہ انتخاب اللہ تعالیٰ کا ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہ لوگ انتخاب کرتے ہیں اور اس انتخاب کو اللہ تعالیٰ قبول کر لیتا ہے۔ اور اپنا انتخاب قرار دے دیتا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ انتخاب کرتا ہے اور لوگوں کے دلوں کو اس کی طرف پھیر دیتا ہے۔ انتخاب اسی کا ہوتا ہے لیکن کرواتا لوگوں سے ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء (جلد ۱ صفحہ ۹) میں فرماتے ہیں:

"آیت لیستخلفنہم کے معنی یہ ہیں ہیں کہ خدا تعالیٰ خلفاء کو مقرر فرماتا ہے۔ جب اصلاح عام کے لئے کسی خلیفہ کی ضرورت سمجھتا ہے تو لوگوں کے دلوں میں الہاماً ڈال دیتا ہے کہ وہ ایسے شخص کو خلیفہ منتخب کریں جسے خدا تعالیٰ بنانا چاہتا ہے"

اس سے صاف ظاہر ہے کہ خلیفہ دراصل اللہ تعالیٰ منتخب کرتا ہے۔ اگرچہ بظاہر لوگ اس انتخاب میں حصہ لیتے ہیں اس بات پر زور دینے کے لئے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے جماعت سے کئی دفعہ خطاب فرمایا اور بار بار اپنے مختلف پیرایوں میں اس بات کو واضح کرنے کی بھرپور کوشش کی کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے۔ تو لوگوں کو اس غلط فہمی میں نہیں رہنا چاہیئے کہ چونکہ بظاہر انہوں نے کہا تھا کہ ہم اس شخص کو خلیفہ مانتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے ہی منتخب کیا ہے حضور نے قرآن کریم کی آیات کو پیش فرمایا۔ حضور نے تاریخ سے مثالیں دیں حضور نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء راشدین کا ذکر فرمایا۔ غرضیکہ ہر رنگ میں یہ بات سمجھانے کی کوشش کی کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اور جسے خدا خلیفہ بناتا ہے۔ اسے غالب کرتا ہے۔

۱۲ ستمبر ۱۹۱۳ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"دنیا میں خلیفے پیدا ہوتے ہوتے ہیں۔ اور ہوتے رہیں گے۔ چار قسم کے آدمیوں پر تصریح کی ہے جناب الٰہی نے ایک حضرت آدم کو فرمایا:۔
انی جاعل فی الارض خلیفہ
یعنی ہم نے آدم کو زمین میں خلیفہ بنایا۔ ایک حضرت داؤد کو فرمایا۔
یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض۔
اے داؤد ہم نے تجھے خلیفہ بنایا ایک سارے آدمیوں کو خلیفہ کا لقب دیا۔ ثم جعلنٰکم خلائف فی الارض من بعدھم لننظر کیف تعملون
پھر انسان کو فرماتا ہے تم کو خلیفہ بنایا اور ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے اعمال کیسے ہوتے ہیں۔ سو کسی قسم کا خلیفہ ہو اس کا بنانا جناب الٰہی کا کام ہے۔
آدم کو بنایا تو اس نے۔
داؤد کو بنایا تو اس نے۔
ہم سب کو بنایا تو اس نے۔
پھر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشینوں کو ارشاد ہوتا ہے وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا
جو مومنوں میں سے خلیفہ ہوتے ہیں۔ ان کو بھی اللہ ہی بناتا ہے۔ ان کو خوف پیش آتا ہے مگر خدا تعالیٰ ان کو تمکنت عطا کرتا ہے۔ جب کسی قسم کی بدامنی پھیلے تو اللہ ان کے لئے امن کی راہیں نکال دیتا ہے۔ جو ان کا منکر ہو اس کی پہچان یہ ہے۔ کہ اعمال صالحہ میں کمی ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور وہ دینی کاموں سے رہ جاتا ہے"
(خطبہ جمعہ ۱۲ ستمبر ۱۹۱۳ء)

اس وقت تک بات بہت بڑھ چکی تھی۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اس سے سوا سال قبل بھی ایک تقریر فرمائی تھی یہ تقریر لاہور میں کی گئی تھی۔ اور اس میں متعدد اعتراضات کے جواب دیئے گئے تھے۔ تقریر کرنے کا اصل باعث ہی غالباً یہ تھا کہ کسی نے کہا تھا کہ خلافت کے متعلق بڑا اختلاف ہے۔ حق کسی کا تھا اور دی گئی کسی کو۔ حضور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ

"کسی رافضی کو جا کر کہہ دو کہ علی کا حق تھا ابوبکر نے لے لیا"

حضور نے اس قسم کی بحثوں کو بے فائدہ بتایا اور فرمایا کہ ان بحثوں سے کسی کو کوئی اخلاقی یا روحانی فائدہ نہ ہو سکتا تھا۔ حضور کے اپنے الفاظ میں

"جس کو خدا تعالیٰ نے چاہا خلیفہ بنا دیا اور تمہاری گردنیں اس کے سامنے جھکا دیں۔ خدا تعالیٰ کے اس فعل کے بعد بھی تم اس پر اعتراض کرو تو سخت حماقت ہے۔ میں نے تمہیں بارہا کہا ہے اور قرآن مجید سے دکھایا ہے۔ کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔
انی جاعل فی الارض خلیفہ
اس خلافت آدم پر فرشتوں نے اعتراض کیا کہ حضور وہ مفسد فی الارض اور سفک الدم ہو گا۔ مگر انہوں نے اعتراض کر کے کیا پھل پایا؟ تم قرآن مجید میں پڑھ لو کہ آخر انہیں آدم کے لئے سجدہ کرنا پڑا۔ پس اگر کوئی مجھ پر اعتراض کرے اور وہ اعتراض کرنے والا فرشتہ بھی ہو تو میں اسے کہہ دوں گا کہ آدم کی خلافت کے سامنے مسجود ہو جاؤ تو بہتر ہے۔ اور اگر وہ اباء اور استکبار کو اپنا شعار بنا کر ابلیس بنتا ہے۔ تو پھر یاد رکھے کہ ابلیس کو آدم کی مخالفت نے کیا پھل دیا۔ میں پھر کہتا ہوں کہ اگر کوئی فرشتہ بن کر بھی میری خلافت پر اعتراض کرتا ہے۔ تو سعادت مند فطرت اسے اسجدوا لآدم کی طرف لے آئے گی اور ابلیس ہے تو اس دربار سے نکل جائے گا۔"

جہاں حضور تقریر فرما رہے تھے اس جگہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ وہ مسجد ہے جس نے

باقی

میرے دل کو خوش کیا اس کے بانیوں اور امداد کنندوں کے لئے میں نے بہت دعا کی ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ میری دعائیں عرش تک پہنچی ہیں۔ پس اس مسجد میں کھڑے ہو کر جس نے مجھے بہت خوش کیا اور اس شہر میں آ کر اس مسجد ہی میں آنے سے خوشی ہوتی ہے میں اس کو ظاہر کرتا ہوں کہ جس طرح پر آدم، داؤد اور ابوبکر و عمر کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا اسی طرح اللہ تعالیٰ ہی نے مجھے خلیفہ بنایا ہے۔"

حضور کی تقریر کے اس حصے سے دو باتیں واضح طور پر سامنے آتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اگرچہ خلافت کئی قسم کی ہے لیکن خلافت ہونے کے لحاظ سے سب ایک جیسی ہیں اور ان سب کو بنانے والا خدا ہے۔ خلافت حضرت آدم کی ہو یا حضرت داؤد کی ہو۔ حضرت ابوبکر رضی کی ہو یا حضرت حکیم الامت نورالدین رضی کی یہ سب خدا ہی کے بنائے ہوئے خلیفے تھے اور ان میں سے کسی پر بھی اعتراض جائز نہیں چاہے اعتراض کرنے والا فرشتہ ہی کیوں نہ ہو۔

(باقی)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

PILES
بواسیر
خونی و بادی

جناب ڈاکٹر ناصر احمد خان محمود صاحب چک نمبر 2/35 B بواسطہ بورے والہ ضلع ساہیوال
"میرا ایک دوست عرصہ سے بواسیر کے مرض میں مبتلا تھا۔ پائلز کیور
PILES CURE
کے استعمال سے وہ بالکل ٹھیک ہو گیا۔" مکمل کورس ۱۰/ علاوہ ڈاک ۱/
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی
ہیڈ آفس گولیمار کراچی فون نمبر ۔۔۔
پروڈکشن برانچ فون نمبر ۔۔۔

ہر گھر کی ضرورت ہے تریاق سلیمانی
اللہ کی نعمت ہے تریاق سلیمانی
تریاقِ سلیمانی
سب سے مزیدار اور فائدہ بخش ہے
چھوٹے بڑے شوق سے کھاتے ہیں پیٹ کی تکلیف میں تریاق سلیمانی کھائیے۔ بدہضمی سے نجات پائیے۔
المنار دواخانہ ۔ ربوہ

تحریک جدید کے معاونین خصوصی

معاونین خصوصی کی چوتھی قسط برائے دعا درج ذیل ہے۔ یہ فہرست اضلاع راولپنڈی، جہلم، گجرات اور صوبہ سرحد کے افراد پر مشتمل ہے۔ بقیہ فہرستوں کے لئے الفضل کے پرچے مورخہ ۴/۵/۷۳، ۱۸/۵/۷۳ اور ۱۷/۵/۷۳ ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ چوہدری بشیر الدین احمد صاحب راولپنڈی
۲۔ ٹھیکیدار محمد الدین صاحب "
۳۔ میجر شیخ مظفر علی صاحب "
۴۔ چوہدری دولت علی خان صاحب "
۵۔ کیپٹن محمود احمد صاحب "
۶۔ ملک اعجاز احمد صاحب "
۷۔ چوہدری منظور احمد صاحب لیلان ریڈیوز "
۸۔ ڈاکٹر عین النعیم صاحب "
۹۔ عبدالغنی صاحب رشدی "
۱۰۔ حفیظ احمد خان صاحب لائسنس ہولڈر "
۱۱۔ شیخ عبداللطیف صاحب اسلام آباد
۱۲۔ بیگم صاحبہ " " "
۱۳۔ چوہدری ایاز نصر اللہ خان صاحب "
۱۴۔ چوہدری ناصر احمد صاحب "
۱۵۔ عبدالرحیم صاحب پراچہ "
۱۶۔ ٹھیکیدار عبدالقیوم صاحب کالا گوجراں ضلع جہلم
۱۷۔ لفٹیننٹ کرنل اعجاز ربانی صاحب گجرات
۱۸۔ ڈاکٹر منظور احمد صاحب بازید خیل (پشاور)
۱۹۔ ڈاکٹر محمد احمد عبدالعلیم صاحب نوشہرہ کینٹ
۲۰۔ چوہدری محمد امین صاحب پارہ چنار۔ کوہاٹ

سالہائے ماسبق کا ریکارڈ

سالہائے ماسبق میں معاونین خصوصی کے معیار کے وعدے حسب ذیل دوستوں کی طرف سے موصول ہوئے مگر امسال متعلقہ جماعتوں کی فہرستوں میں یہ وعدے نظر نہیں آئے۔ مقامی عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ اس کمی کو پورا کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

۱ مکرم میجر محمد اسلم صاحب راولپنڈی شہر
۲ کرنل ڈاکٹر سید الحسن صاحب "
۳ چوہدری محمد بشیر صاحب شاقی "
۴ ایم عبدالکریم صاحب رازی "
۵ شیخ عبدالغفور صاحب "
۶ چوہدری عزیز احمد صاحب "
۷ امۃ الحی بیگم صاحبہ بیگم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب اسلام آباد
۸ چوہدری علیم الدین صاحب اسلام آباد
۹۔ عبدالواحد عبدالرحمن صاحبان گوجر خان ضلع راولپنڈی
۱۰۔ چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ گجرات شہر
۱۱۔ ڈاکٹر میجر ملک عبدالحق صاحب "
۱۲۔ خان خلیل احمد خان صاحب ایکسی ای پشاور
۱۳۔ نوابزادہ محمد امین خان صاحب بنوں
۱۴۔ چوہدری اقبال احمد صاحب آف حویلیاں ضلع ہزارہ
۱۵۔ ڈاکٹر فضل الرحمن صاحب منظی تربیلا ڈیم

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اعلان نکاح

۵ اپریل کو میرے بیٹے شیخ افضل حق صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ قمر ضیا بنت شیخ محمود احمد صاحب اوورسیئر شور کوٹ بعوض مبلغ تین ہزار روپے حق مہر مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب عارف جھنگ نے پڑھا۔ برات ۹ اپریل شور کوٹ پہنچی اور ۱۰ اپریل کو واپس واہ کینٹ آئی۔ ۱۸ اپریل کو دعوت ولیمہ ہوئی۔ جس میں احباب جماعت اور غیر از جماعت دوست بڑی تعداد میں شامل ہوئے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔

(شیخ فضل حق صاحب واہ کینٹ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے خسر محترم میاں غلام صاحب کوٹھیڑہ (سہیڑ رسول) طویل علالت کے بعد مورخہ ۱۷ مئی کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے اور دیگر کئی ایک اوصاف سے متصف۔ باوجود مفلسی اور بے کاری کے تادم زیست باقاعدگی سے چندہ ادا فرماتے رہے۔ مرحوم کو مقامی قبرستان میں امانتاً دفن کیا گیا۔ احباب کرام مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں نیز دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(عبدالرحمن ریٹائرڈ نائب صوبیدار
منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات)

اعلان ولادت اور درخواست دعا

مکرم چوہدری اعجاز اللہ صاحب شاہ میڈیکو ضلع لائل پور کو اللہ تعالیٰ نے ۱۸ اپریل ۱۹۷۳ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری احسان اللہ صاحب کمیشن ایجنٹ نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر کا پوتا اور مکرم چوہدری یوسف علی خان صاحب آف لاہور کا نواسہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ازراہ کرم نومولود کا نام عبیداللہ تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور دین کا سچا خادم بنائے اور اپنی رضا کی راہوں پر گامزن ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم چوہدری اعجاز اللہ صاحب کی بچہ کی ولادت کے بعد صحت اچھی نہیں اور نقاہت کافی ہے احباب انہیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ (خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی واقف زندگی)

ضرورت ریڈیو ٹیلیویژن مکینک
ایک تجربہ کار کوالیفائڈ ٹیلیویژن مکینک کی معقول شرائط پر ضرورت ہے جو صوبہ سرحد کے کسی مقام پر دکان پر کام کر سکے شرائط کے لئے اس پتہ پر لکھیں۔
ج۔ معرفت منیجر اخبار روزنامہ الفضل ربوہ

دانت اور مسوڑھے خراب ہوں تو خون پیپ اور جراثیم خوراک کے ساتھ معدہ اور انتڑیوں میں پہنچ کر بیماریاں پیدا کرتے ہیں۔ اینٹی پائیوریا۔ اینٹی کیریز۔ ٹوتھ کیور دانتوں کا بہترین علاج ہیں
تفصیلی رسالہ مفت
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمیکل ربوہ فون نمبر ۶۰۶ / ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے"

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ ۚ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ ۖ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ○ (الحج آیت ۷۹)

(ترجمہ) اور اللہ کے راستہ میں ایسی کوشش کرو جو مکمل ہو کیونکہ اُسی نے تم کو بزرگی بخشی ہے اور دین (کی تعلیم) میں تم پر کوئی تنگی کا پہلو اختیار نہیں کیا۔ (اے مومنو!) اپنے باپ ابراہیم کے دین کو (اختیار کرو کیونکہ)

اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے

اس کتاب میں بھی اور اس سے پہلی کتب میں بھی تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم باقی دنیا پر گواہ رہو۔ پس نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ وہ تمہارا آقا ہے پس کیا ہی اچھا آقا ہے اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔

تقریب شادی

۲۲ مئی کو ثریا امتہ الحی صاحبہ بنت راجہ عبدالحمید خان صاحب مرحوم کی تقریب رخصتانہ بمقام محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ عمل میں آئی۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے اس موقعہ پر اجتماعی دعا کرائی۔ اسی روز بعد نماز عصر محترم مولانا صاحب موصوف نے ان کا نکاح رانا الیاس احمد صاحب ابن ماسٹر سلطان احمد صاحب سرگودھا سے بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر پڑھا تھا۔ دلہن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت صوفی نبی بخش صاحب آف راولپنڈی کی پوتی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم

انصار اللہ کا سال رواں کا دوسرا امتحان انشاء اللہ العزیز ۲۴؍۲۶ جون کو منعقد ہوگا۔ نصاب درج ذیل ہے:-

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۴ ربع دوم و سوم
۲۔ تعلیم القرآن سے متعلق تین احادیث الرسول ﷺ
۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تین الہامی دعائیں۔

تمام ناظمین اضلاع، زعماء اعلیٰ اور زعماء حضرات سے گزارش ہے کہ وہ تمام انصار کو اس نصاب سے مطلع کر دیں اور زیادہ سے زیادہ اراکین کو اس کے لئے تیار کرائیں۔

(قائد تعلیم)

درخواستِ دعا خاکسار کے والد محترم محمد شفیع صاحب خادم کارکن ٹاؤن کمیٹی ربوہ گزشتہ چند ہفتوں سے بیمار ہیں اور ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے خاص توجہ کے ساتھ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد ہادی چوہدری [illegible])

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی یکم جون۔ صدر بھٹو نے کہا ہے کہ اگر بنگلہ دیش میں پاکستانی جنگی قیدیوں پر مقدمہ چلایا گیا تو پھر پاکستان میں بھی بنگالیوں کے خلاف تخریب کاری، جاسوسی اور غداری کے الزام میں مقدمات چلانے کے لئے ٹربیونل قائم کئے جائیں گے کیونکہ اس کے سوا ہمارے لئے کوئی چارہ کار باقی نہیں ہوگا۔ صدر نے یہ بات نیویارک ٹائمز کے نامہ نگار سے انٹرویو کے دوران کہی۔

راولپنڈی یکم جون۔ حکومت پاکستان نے کہا ہے کہ وہ آزاد کشمیر میں کسی ایسی حکومت کو ہرگز تحفظ نہیں دے گی جو بدعنوانیوں کی مرتکب پائی گئی یا جو عوام کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کا موجب ہوگی۔ عوام کے نمائندوں کو جمہوری طریق پر حکومت تبدیل کرنے کا پورا اختیار حاصل ہے اور ہر ایسی حکومت سے مرکز تعاون کرے گا جسے اکثریت کا اعتماد حاصل ہوگا۔

اسلام آباد۔ یکم جون۔ مرکزی حکومت نے آج سے ارجنٹ پاسپورٹ کے اجراء کی فیس ایک سو روپیہ سے بڑھا کر دو سو روپیہ کر دی ہے تاہم پاسپورٹ کے اجراء کی معمول کے مطابق فیس میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔

اسلام آباد یکم جون۔ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے پاکستان نے عالمی عدالت سے اپنی درخواست کی سماعت ملتوی کرنے کی کوئی درخواست نہیں کی۔ یہ درخواست بھارت کی طرف سے کی گئی ہے۔ ترجمان نے توقع ظاہر کی کہ پاکستان نے پاکستانی جنگی قیدیوں کو ہندوستان سے بنگلہ دیش منتقل کرنے کے سلسلے میں عالمی عدالت انصاف سے جو درخواست کی ہے عنقریب اس کی سماعت شروع ہو جائے گی۔

واشنگٹن یکم جون۔ امریکہ نے اصولی طور پر اس تجویز کو منظور کر لیا ہے کہ وہ سعودی عرب کو فینٹم طیارے فروخت کرے گا۔ اور اسے طیارہ شکن ہاک میزائل نظام قائم کرنے میں مدد دے گا۔ اس سلسلے میں سعودی عرب بیس کروڑ ڈالر امریکہ کو ادا کرے گا۔ امریکہ تباہ کن جہاز مہیا کرنے کے لئے بھی سعودی عرب سے بات چیت کرے گا۔ اس جہاز کی مالیت پچاس کروڑ ڈالر ہوگی۔

واضح رہے کہ ابوظہبی اور کویت سے بھی پچاس کروڑ ڈالر کا اسلحہ فروخت کرنے کے لئے امریکہ کی بات چیت ہو رہی ہے۔

ہیوسٹن یکم جون۔ امریکہ کے خلائی سٹیشن سکائی لیب میں ایک بار پھر خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں جس کے باعث کرۂ ارض اور کرۂ شمس کے متعلق اہم تجربات معرض التواء میں پڑ گئے ہیں۔

نیویارک یکم جون۔ لیبیا نے سلامتی کونسل سے شکایت کی ہے کہ چھٹے امریکی بیڑے بحیرہ روم میں اور امریکی طیارے لیبیا کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ احتجاج میں کہا گیا ہے کہ لیبیا زیادہ عرصہ تک اس قسم کی اشتعال انگیزی کو برداشت نہیں کر سکتا۔

راولپنڈی یکم جون۔ پاک فوج کے چیف آف سٹاف جنرل ٹکا خان ایران کا آٹھ روزہ دورہ مکمل کرنے کے بعد واپس پہنچ گئے۔ اسلام آباد کے ہوائی اڈہ پر ان کا استقبال کرنے والوں میں ایرانی سفیر منوچہر ظلی بھی شامل تھے۔

ہفتہ وصولی وقف جدید

۵ جون تا ۱۱ جون

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے شعبہ اطفال کی طرف سے ۵ تا ۱۱ جون ہفتہ وقف جدید وصولی منایا جا رہا ہے تمام حلقہ کے سیکرٹری صاحبان وقف جدید، منتظمین اطفال، زعماء و مربیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس ہفتہ کو کامیاب بنائیں اور اطفال کا تمام بقایا چندہ وصول فرمائیں۔

اس سلسلہ میں والدین سے تعاون کی درخواست ہے امید ہے کہ ربوہ کے اطفال حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش کے مطابق وقف جدید کے جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے (ناظم اطفال)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴